زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں پر بھی ہو سکتی ہے زندگی: سائنسداں نارلیکر

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں کرہ ارض کے باہر تلاش زندگی موضوع پر پدم بھوشن پروفیسر جینت وی نارلیکر کا خطاب

نئی دہلی:

پدم بھوشن پروفیسر جینت وی نارلیکر کا خیال ہے کہ ہماری زمین کے باہر کئی سیاروں پر ہم سے بھی زیادہ مہذب مخلوق ہو سکتی ہیں۔لیکن وہاں تک پہنچنے میں موجودہ سائنسی ترقی کے حساب سے کم از کم 10 لاکھ سال کا وقت لگے گا، جو فی الحال ممکن نہیں ہے۔جامعہ ملیہ اسلامیہ میں حال ہی میں شروع کیے گئے ملٹی ڈسپلنری سینٹر فار ایڈوانس ریسرچ اینڈ اسٹڈیز کے تحت منعقدہ لیکچر سے خطاب کرتے ہوئے معروف سائنسداں پروفیسر جینت وی نارلیکر نے یہ بات کہی۔مسٹر نارلیکر نے کہا، ''ماحولیات میں اس کے ثبوت ہیں کہ جو زندگی کے ڈی این اے زمین پر ہیں، وہ خلا میں بھی پائے جاتے ہیں۔سورج والے دیگر ستاروں میں زندگی ہو سکتی ہے۔تاہم ابھی اس پر کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا''۔انسانی دماغ، خاص طور پر سائنسی ترقی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے آگاہ کیا کہ تکنیکی اور سائنسی علم جہاں انسان کو مسلسل زیادہ ذہین بنا رہا ہے وہیں یہ علم زندگی کی تباہی کا بھی باعث بن رہا ہے۔ان کا اشارہ جوہری بم کے بارے میں تھا۔

اساتذہ،طلباء اور مختلف شعبوں کے ماہرین کی بڑی تعداد میں موجودگی کے درمیان مسٹر نارلیکر نے جامعہ کے انصاری آڈیٹوریم میں کہا کہ کسی دوسرے سورج کے سیاروں میں زندگی تلاشنے کی کوششیں جاری ہیں ایسے ممکنہ تہذیبوں کو زمین سے سگنل بھی دئے جا رہے ہیں۔انصاری آڈیٹوریم میں خطاب کے درمیان انھوں نے کہا کہ ایسا ممکن ہے کہ کبھی یہ دوسرے سیارچے میں آباد مخلوق زمین پر اتر آئیں۔لیکن خطرہ یہ ہے کہ انھیں زمین پسند آ گئی اور وہ ہم انسانوں سے کہیں کہ آپ یہاں سے چلے جائیں اور ہم یہاں رہیں گے تو ہمارا کیا ہوگا۔انھوں نے متنبہ کیا کہ دیگر سیارچوں کے لوگ زمین کے انسانوں کو ختم بھی کر سکتے ہیں۔

ملٹی ڈسپلنری سینٹر فار ایڈوانس ریسرچ اینڈ اسٹڈیز مرکز کھولنے کی پہل کرنے والے جامعہ کے وائس چانسلر پروفیسر طلعت احمد نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ دنیا کے اتنے معروف سائنسدان نے یونیورسٹی کے ملٹی ڈسپلنری سینٹر فار ایڈوانس ریسرچ اینڈ اسٹڈیز میں پہلا لیکچر دیا۔پروفیسر طلعت احمد نے کہا کہ آج سائنس کے مختلف شعبوں میں ترقی کی رفتار میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایسے میں کثیر موضوعاتی پلیٹ فارم کی سخت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس ضرورت کو دیکھتے ہوئے جامعہ نے اس شعبہ کو کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ اس محکمہ کو جامعہ یا یونیورسٹی گرانٹ کمیشن سے کوئی رقم لینے کی ضرورت نہیں ہوگی، بلکہ باہر سے یہاں آنے والے محقق اور سائنسداں اسے ادا کریں گے۔انہوں نے بتایا کہ ایسے لوگ تین کروڑ روپیوں کا انتظام پہلے ہی کر چکے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ جامعہ باہر سے آنے والے ان سائنسدانوں کو صرف یونیورسٹی کی جگہ اور لیبارٹری فراہم کرے گا۔بڑی تعداد میں موجود لوگوں کی تالیوں کی گڑگڑاہٹ کے درمیان پروفیسر طلعت احمد نے بتایا کہ سنگاپور، امریکہ اور برطانیہ کی یونیورسٹیاں پہلے ہی جامعہ کے اس شعبہ سے جڑ چکے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بیرون ملک سے آنے والے ان تجربہ کار سائنسدانوں کی موجودگی سے جامعہ کے اساتذہ کو کافی فائدہ ملے گا اور ایک ''مثبت مقابلہ'' کا آغاز ہوگا۔

محکمہ کے سربراہ سشانت گھوش نے اس منفرد منصوبہ بندی کے لئے پروفیسر طلعت احمد کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ جامعہ میں علم و تحقیق کے شعبوں کو مضبوطی فراہم کرنے کے لئے وائس چانسلر نے متعدد منصوبہ بندی کا آغاز کیا ہے اور یہ سینٹر بھی اسی کا ایک حصہ ہے جس کے لئے ہم ان کے شکرگذار ہیں۔انہوں نے کہا کہ سائنس کی تازہ ترین علم کا فائدہ اٹھانے کے لئے محکمہ میں وقت وقت پر معروف سائنسدانوں کی آمد کو یقینی بنانے کا وائس چانسلر نے اہتمام کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ پروفیسر طلعت احمد نے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں علم و تحقیق کی سطح میں اضافہ اور یونیورسٹی کو عالمی تحقیق سے منسلک کرنے کے لئے اس محکمہ کو کھولنے کی ایک بڑی پہل کی ہے۔جو لائق ستائش ہے۔

اس موقع پر وائس چانسلر کے او ایس ڈی پروفیسر شرف الدین احمد، پروفیسر تسنیم مینائی اور بڑی تعداد میں طلباء واساتذہ موجود رہے۔